Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | سوموار ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ، ۲۷ نبوت ۱۳۶۸ ہش، ۲۷ نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۶۹

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو شخص خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے (اس پر) خدا سے نور اُترتا ہے۔ (وہ) اپنے فرشتوں کو اس کی خدمت کے واسطے مامور فرماتا ہے۔ جو اسکے واسطے کچھ کھوتا ہے اس کو اس سے ہزار چند دیا جاتا ہے۔ دیکھو صحابہؓ میں سے سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا تھا اور کمبل پوش بن پھرا تھا۔ مگر جب خدا تعالیٰ نے اسے دیا تو کیا دیا۔ دیکھ لو کیسی مناسبت ہے کہ اس نے چونکہ سب صحابہؓ سے اوّل خرچ کیا تھا اسے سب سے پہلے خلافت کا تخت عطا کیا گیا۔ غرض خدا کوئی بخیل نہیں اور نہ اسکے فیض خاص خاص ہیں بلکہ ہر ایک جو صدقِ دل سے طالب بنتا ہے اسے عزت دی جاتی ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صـ ۱۶۸)

"سنو ہماری یہ باتیں اس واسطے نہیں کہ ہم کسی کے ایمان کو کچھ بڑھا سکتے ہیں یا کسی کے دل میں کچھ ڈال سکتے ہیں۔ نہیں ہم کسی کے ایمان کو ایک جو بھر بھی زیادہ نہیں کر سکتے ہم صرف اس واسطے کہتے ہیں کہ اتنے جمع ہو شاید ہے کہ کسی کے دل کو کوئی بات پکڑ لے اور اس کی اصلاح ہو جاوے۔ توفیق تو سب اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ خدا تعالیٰ قادر ہے کہ کسی کے دل میں ایمان کی حقیقی جڑ لگا دے اور پھر اُسے اس کے ثمرات کھلاوے یا کسی کو اس کی بدی کی وجہ سے قہر کی آگ سے ہلاک کرے۔ پس دعا ہی کرنی چاہیئے تا اس کی توفیق شاملِ انسان ہو۔" (ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۵۲)

بہاولپور کے سات احمدیوں کو فری میڈیکل کیمپ لگانے پر گرفتار کر لیا گیا

جماعت احمدیہ بہاولپور کے سات افراد کو مخلوق خدا کی خدمت کے لئے قائم کردہ مفت میڈیکل کیمپ لگانے پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کیمپ میں غریبوں اور مستحقین کا مفت علاج کیا جا رہا تھا اور دوائیں بھی مفت دی جا رہی تھیں۔

تفصیلات کے مطابق جماعت احمدیہ بہاولپور کے زیر انتظام ۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء کو چک نمبر ۶، عباسیہ ضلع رحیم یار خان میں مفت علاج کے لئے ایک فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ پولیس کو اطلاع ملی تو انہوں نے آکر کیمپ کے انچارج احمدی مکرم ڈاکٹر قاضی محمد اظہر صاحب اور میڈیکل کالج کے آخری سال کے دو طالب علموں مکرم سید مشہود احمد صاحب ابن سید مسعود احمد صاحب وکیل صد سالہ جوبلی اور مکرم علم الدین صاحب ابن مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مربی سلسلہ کے علاوہ ریٹائرڈ میجر مبشر احمد صاحب۔ مکرم ناصر احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ۔ مکرم عبدالمجید شکرانی قائد خدام الاحمدیہ اوچ شریف اور مکرم عبدالرزاق خان صاحب شکرانی کو زیر دفعات ۲۹۸ سی اور ۱۶ ایم پی او گرفتار کر لیا۔

یاد رہے کہ جماعت احمدیہ کے شعبہ خدمت خلق کے تحت ایسے کیمپ ہمیشہ لگائے جاتے ہیں جن میں احمدی ڈاکٹر صاحبان اپنے وقت سے حصہ دے کر مفت طبی معائنہ کرتے ہیں اور جماعت کی طرف سے غریبوں اور

باقی صـ ۳

ہم روحانی ترقی کس طرح حاصل کر سکتے ہیں

ارشادات حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو)

روحانی ترقی حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ انسان اپنے قلب کا مطالعہ کرتا رہے۔ روحانی ترقی یہی ہوتی ہے کہ انسان کو اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج اور مراتب کا حال معلوم ہوتا جائے اور اس کا ذریعہ یہی ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کے قلب میں نیک تحریکیں زیادہ ہوتی ہیں یا بد۔ اگر نیکی کی تحریکیں زیادہ ہوں تو سمجھ لے کہ خدا تعالےٰ کی طرف ملائکہ اس کا قدم بڑھا رہے ہیں۔ پس بجائے اس کے کہ انسان اپنی نمازوں کو۔ اپنے روزوں کو۔ اپنے چندہ کو دیکھے کہ ان میں میں نے کس قدر ترقی کی ہے۔ اسے یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس کے قلب میں کیا تحریکیں ہوتی ہیں۔ اس کا قلب اسے زیادہ نماز زیادہ روزے اور زیادہ نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے یا نہیں۔ اگر قلب حکم نہیں دیتا تو سمجھ لے کہ جو کچھ کر رہا ہے وہ صرف ایک ابتدائی کوشش ہے یا عادت ہے یا ریا ہے اور خدائی کام نہیں۔ اگر نمازیں پانچ چھوڑ دس بھی پڑھتا ہے یعنی علاوہ فرائض کے پانچ وقت نوافل ادا کرتا ہے مگر اس کا قلب نماز سے متنفر ہے تو معلوم کر لے کہ ابھی وہ ایسے مقام پر نہیں پہنچا کہ ملائکہ کا اس سے تعلق قائم ہو جائے۔ بلکہ ممکن ہے کہ ابھی وہ ابتدائی کوشش کے مقام پر بھی نہیں پہنچا بلکہ اس کا نفس رسمًا عادتًا یا ریا سے اس سے پڑھا رہا ہے۔ اور اگر اسے ابھی عمل کی توفیق نہیں ملی مگر اس کے دل میں نیک تحریکیں ہو رہی ہیں تو سمجھے کہ فرشتے اس سے تعلق پیدا کر رہے ہیں۔ پس تم اپنی نمازوں اپنے روزوں وغیرہ سے اپنی حالت کا اندازہ نہ کرو۔ بلکہ تمہارے دل میں جو کچھ ہو اس کو دیکھو۔ جن قوموں کے دل خراب ہو جاتے ہیں وہ خواہ ظاہر طور پر کتنی ہی مضبوط ہوں گر پڑتی ہیں۔

(ماخوذ از تقریر ملائکۃ اللہ)

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے

حدیث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷ ، نبوت ۱۳۶۸ ہش ۲۷ ، نومبر ۱۹۸۹ء

ظالم اور مظلوم

پاکستان میں احمدیہ جماعت کے افراد پر جو ظلم ہو رہا ہے وہ کسی کی نظروں سے پوشیدہ نہیں ۔ بات بات پہ انہیں زدوکوب کیا جا رہا ہے ۔ پولیس کے حوالے کیا جا رہا ہے ۔ مقدمات بنوائے جا رہے ہیں ۔ ان کی عزت غیر محفوظ ۔ ان کے مال غیر محفوظ ۔ ان کی جانیں غیر محفوظ ۔ ان کے گھر جلائے جا رہے ہیں ۔ اور ان سب باتوں سے بڑھ کر بعض لوگ انتہائی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے اس طرح دریدہ دہنی کرتے ہیں کہ ان کے امام کو بُرے بُرے القاب سے یاد کرتے ہیں ۔ جھوٹ بولتے ہیں بہتان لگاتے ہیں ۔ قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں ۔ ان کے سَر کی قیمت لگاتے ہیں ۔

دنیاداری کی بات ہوتی تو ان سب باتوں کا جواب نہائت آسان تھا یعنی اینٹ کا جواب پتھر ۔ آخر احمدی انسان ہیں ۔ اپنے پہلو میں دِل رکھتے ہیں ۔ دِل میں جذبات رکھتے ہیں ۔ جذبات مشتعل بھی ہو سکتے ہیں ۔ انسان ہونے کے ناطے انہیں مرنا بھی آتا ہے اور مارنا بھی آتا ہے ۔ لیکن یہ معاملہ دِین کا ہے ۔ اور ابتدائے احمدیت سے ہمیں اس اصول پر کاربند رکھا گیا ہے کہ گالیاں سُن کر دعائیں دو ــ دُکھ پا کر دوسروں کو آرام پہنچاؤ ـ یہی اصول ہم نے اپنایا ہُوا ہے اور ہم اس پر کاربند رہیں گے ۔ ہم ہر حال میں ہر ظلم برداشت کریں گے ۔ لیکن یہ بات کسی دِل سے محو نہیں ہونی چاہیئے ۔ کہ اللہ تعالےٰ کی سُنّت کبھی نہیں بدلی اور وہ یہ ہے کہ ایک عرصہ تک وہ ظلم ہوتے دیکھتا ہے اور جب یہ ظلم انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو ظالم کی کلائی مروڑ کے رکھ دیتا ہے اور مظلوم کی داد رسی کرتا ہے ۔ وہ وقت ظالم کے لئے اس کے ہر کئے گئے ظلم سے زیادہ سخت ہوتا ہے اور وہ اس کی کبھی تاب نہیں لا سکتا ۔ مظلوم تو مَر کر بھی زندہ رہتا ہے اور ظالم زندہ رَہ کر بھی مُردوں سے زیادہ مَرا ہُوا ہوتا ہے ۔

ہم ہر قسم کے ظلم کو برداشت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور اس وثوق اور یقین کے ساتھ مدد مانگتے ہیں کہ یہ مدد ضرور آئے گی ۔ وقت تو لگ سکتا ہے لیکن آئے گی ضرور ۔ ہم بھی اس کا انتظار کرتے ہیں اور ہم پر ظلم کرنے والے بھی اس کا انتظار کریں ۔

کوئی پابند ہو کوئی آزاد ہو مَیں نہیں مانتا مَیں نہیں مانتا
کوئی پنچھی بنے کوئی صیّاد ہو مَیں نہیں مانتا مَیں نہیں مانتا
ہموطن سارے گر ایک جیسے نہیں یہ ہمارے وطن ہی کا نقصان ہے
اپنا پیارا وطن ایسے برباد ہو مَیں نہیں مانتا مَیں نہیں مانتا

ابوالاقبال

میرا ہر شوق ہے تیری بخشش
میری ہر سوچ کا محور تُو ہے

میرا دِل ہے تیرے گھر کی مانند
اور مَیں ہوں کہ مرا گھر تُو ہے

کون دیتا ہے مجھے کَل کی خبر
کیا یہ سچ ہے مرا مُخبر تُو ہے

بے نیازی مری بے وجہ نہیں
میری تقدیر کا چکّر تُو ہے

اپنی خلوت میں تو تنہا ہوں مَیں
سرِ میداں مرا لشکر تُو ہے

لے کھڑا ہوں مَیں ترے سامنے دیکھ
مجُھ گنہگار کا محشر تُو ہے

ظُلمتِ شب بھی ہے روشن روشن
میری دُنیا کے اُفق پر تُو ہے

تیرے ہی دَم سے چراغاں ہوگا
بزمِ غم کا مہ و اختر تُو ہے

تجُھ سے سیکھی ہے جہاں نے پرواز
اہلِ پرواز کا شہپر تُو ہے

تیرے پَر کاٹ کے رکھ دُونگا نسیم
اپنی پرواز سے بڑھ کر تُو ہے

نسیم سیفی

محترم ثاقب زیروی صاحب کی جو نظم الفضل ۲۱ ، نومبر ۱۹۸۹ء میں شائع ہوئی ہے اس کا مطلع یُوں پڑھا جائے ۔

یُوں دِل کا ساز چھوڑ کے دِل کی نوا چلی
جیسے چمن سے رُوٹھ کے موجِ صبا چلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے راضی ہو)

غرباء کا جائز حصّہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غرباء کی تکالیف کا اتنا احساس رہتا تھا کہ احادیث میں آتا ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی کثرت سے غرباء میں صدقات تقسیم فرماتے کہ اِسے اگر ایک تیز ہوا سے مشابہت دی جائے تو یہ بھی ایک ناقص مشابہت ہوگی ۔ اسی طرح ایک دفعہ کچھ اموال آئے جن کو آپ نے غرباء میں تقسیم فرما دیا مگر ایک دینار کہیں غلطی سے رہ گیا ۔ اور وہ تقسیم نہ ہو سکا ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک آپ کو وہ دینار یاد آگیا ۔ جب آپ نے نماز ختم کر لی تو بجائے اسکے کہ آپ بیٹھ کر صحابہ رضی اللہ عنہم سے گفتگو فرماتے آپ جلدی جلدی اندر تشریف لے گئے ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ اُس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسا اضطراب پایا جاتا تھا کہ آپ ہماری گردنوں پر سے کودتے ہوئے اندر تشریف لے گئے ۔ جب واپس آئے تو آپ نے فرمایا کہ اموال تقسیم کرتے کرتے ایک دینار کہیں گر گیا تھا ۔ مجھے نماز پڑھاتے ہوئے وہ یاد آیا ۔ تو میرا دل اسی خیال سے بے چین ہو گیا کہ اگر میری موت آ گئی اور غرباء کا یہ مال میرے گھر ہی میں پڑا رہا تو میں خدا تعالیٰ کو کیا جواب دوں گا ۔ اسلئے میں فوراً اندر گیا اور اسے بھی تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ۔

اسی طرح احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آپ کے پاس صدقہ کی کچھ کھجوریں آئیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ جو اسوقت چھوٹے بچے تھے اور ان کی عمر اس وقت دو اڑھائی سال کی تھی ۔ اُنہوں نے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ نے فوراً اُن کے منہ میں انگلی ڈال کر وہ کھجور نکال کر باہر پھینک دی اور فرمایا یہ ہمارا حق نہیں یہ خدا کے غریب بندوں کا حق ہے ۔ ایک دفعہ آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کے ایک صحابی حضرت سعد رضی اللہ عنہ جو مالدار تھے وہ بعض دوسرے لوگوں پر اپنی فضیلت ظاہر کر رہے ہیں ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو فرمایا "کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں یہ مال

اپنے زورِ بازو سے ملا ہے تمہاری طاقت اور دولت کا اصل ذریعہ غرباء ہی ہیں اسلئے فخر مت کرو ۔ اور غرباء کی تحقیر مت کرو؟

تعلق باللہ

حضرت امام جماعت (الثالث) نے فرمایا :

ہر جگہ احمدیت پہنچی اور ہر جگہ خدا تعالیٰ کی محبوب جماعتیں پیدا ہوئیں انہوں نے اپنے ربّ کی قدرتوں کے جلوے اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کئے وہ اس یقین پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ (ہماری کسی خوبی کے نتیجے میں نہیں) اپنے فضل سے اپنے ان بندوں کے ساتھ جو پاک اور مطہر ہونا چاہتے ہیں خلوصِ نیت رکھتے ہیں اور ان میں ایثار کا جذبہ پایا جاتا ہے اور اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں، ذاتی تعلق پیدا کرتا ہے ۔ اور یہ مشاہدہ ہے جس کے نتیجے میں یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ (PERSONAL GOD) پرسنل گاڈ ہے یعنی ایک ایسا قادر و توانا خدا ہے جو اپنے بندے کے ساتھ زندہ تعلق رکھنے والا ہے اور ایک خیالی یا وہمی خدا نہیں جس کے متعلق آدمی یہ سمجھ لے کہ وہ ہے تو سہی لیکن اپنے بندوں سے تعلق نہیں رکھتا ، دراصل یہ گندہ خیال شیطان نے اس واسطے انسان کے ذہن میں ڈالا کہ انبیاء آتے رہے اور ان کی اُمتیں خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرتی رہیں اس کے بعد وہ تعلق ٹوٹ گیا بعد کی نسلوں نے وہ قربانیاں نہیں دیں ، وہ اخلاص کے نمونے نہیں دکھائے ، وہ اعمال صالحہ نہیں بجا لائے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے تھے اور اس کے نتیجے میں ان کا خدا سے قطع تعلق ہو گیا ۔ اس قطع تعلق کی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ خدا کوئی نہیں ہے ۔ پرسنل گاڈ کا تو پرسنل مشاہدہ سے ہی پتہ لگتا ہے اور اگر دنیا میں کوئی ایسی قوم ہو کہ جسے یہ مشاہدہ ہو کہ زندہ خدا طاقتوں والا خدا، قادر و توانا خدا، اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے ۔ ان کے ساتھ وہ زندہ اور مضبوط تعلق قائم کرتا ہے تو وہی اس کے مشاہدے کے نتیجے میں کہہ سکتی ہے کہ ایسا خدا موجود ہے ۔ جس کی صفاتِ حسنہ ہیں ۔ کوئی برائی اس کے اندر نہیں ہے ، کوئی کمزوری اس کے اندر نہیں ہے ۔ کوئی نقص اس کے اندر نہیں ہے ۔ ہر طاقت کا وہ مالک ، ہر قدرت کا وہ منبع اور سرچشمہ ہے ۔ وہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے اور یہ ہمارے مشاہدے کی بات ہے ۔ یہ مثبت دلیل ہے ۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایسا خدا کوئی نہیں دراصل وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمیں ایسے خدا کا مشاہدہ نہیں ہوا ۔ "ہمیں ایسے خدا کا مشاہدہ نہیں" کا نتیجہ یہ تو نکلتا ہے کہ تم بڑے بدبخت اور بدقسمت انسان ہو مگر یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اللہ تعالیٰ موجود نہیں ہے ۔ کیونکہ اس کے مقابلے میں ایک سمندر موجزن ہے ایسے اولیاء کا ، اللہ تعالےٰ کے محبوب بندوں کا جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ذاتی تعلق قائم کیا اور چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بھی ان کی رہنمائی کی اور بڑی بڑی چیزوں میں بھی ان کی رہنمائی کی ، اور ان کو بتا دیا کہ یہ چھوٹی یا بڑی چیز جو ہے وہ تمہارے لئے بڑی ہے خدا کی طرف جھکو اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ۔

حقیقی کامیابی

حضرت امام جماعت (الثالث) نے ایک خطبہ نکاح میں فرمایا "یہ دنیا خواہ کتنی ہی جاذبِ نظر کیوں نہ ہو سچی بات یہ ہے کہ حقیقی کامیابی جو ہر قسم کی مسرتیں اپنے ساتھ لاتی ہے ۔ وہ ہے جو قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہے کہ (ترجمہ ۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی) ۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی ۔ اور چونکہ ہر کامیابی مسرّت کا ایک سرچشمہ ہوتی ہے اس لئے کوئی مسرت بھی حاصل نہیں کی جا سکتی ۔ عارضی طور پر جھوٹی خوشیاں تو لوگ حاصل کر لیتے ہیں لیکن مستقل طور پر حقیقی خوشی اسی کو ملتی ہے جو اللہ کی اطاعت کرنے والا ہو ، اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا ہو ۔ خدا کرے کہ ہر احمدی گھرانہ اس قسم کی خوشیوں سے ہمیشہ معمور رہے ۔

بقیہ : گرفتاری

مستحق لوگوں کو مفت دوائی بھی دی جاتی ہے ۔ اس دفعہ بھی یہ کیمپ معمول کے مطابق لگایا گیا ۔ مگر پولیس نے سات احمدیوں کو خدمت خلق کے جرم میں گرفتار کر لیا ۔

(ناظر امورِ عامہ)

قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبّت رکھنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات

نون مبین

برلن کی دیوار

تاریخ میں ۴۰ سال کا عرصہ کوئی طویل مدت نہیں ہوتی اور دوسری مغربی جمہوریتوں کی عمر کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ۴۰ سال کی مدت کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتی۔ تاہم گذشتہ چار عشرے جرمنی کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ صرف اس لئے نہیں کہ تیسری رائش کی راکھ سے جرمنی کی دو مملکتوں نے جنم لیا بلکہ اس لئے کہ گذشتہ ۴۰ برس میں وفاقی جمہوریہ جرمنی کے عوام نے ان دعوؤں کو غلط ثابت کر دیا ہے کہ جرمن قوم جمہوریت کی اہل نہیں ہے۔ اس کے برعکس یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ وفاقی جمہوریہ جرمنی میں ایک ایسی توانا جمہوری مملکت پروان چڑھی ہے جس کا سیاسی اور اقتصادی استحکام، جنگِ عظیم کے بعد یورپ میں ایک اہم عنصر کی حیثیت رکھتا ہے۔ وفاقی جمہوریہ جرمنی کے پارلیمانی نظام، ریاستی کل پُرزوں پر گہری ناقدانہ نظر رکھنے والے اخبارات اور مملکت کے معاملات میں دلچسپی رکھنے والے عوام نے مل کر نظام مملکت میں تحدید و توازن کو برقرار رکھا ہوا ہے۔ انتخابات میں عوام، مرکز کی طرف واضح جھکاؤ اور رجحان کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور اس طرح وہ ہر طرح کی انتہا پسندی کو مسترد کرتے ہیں۔ عوام کی واضح اکثریت کی بے مثال خوشحالی بھی وفاقی جمہوریہ جرمنی کا طرۂ امتیاز ہے۔ تاریخ میں ایسی مثالیں کم ہی ملتی ہیں کہ کسی قوم نے صرف ۴۰ برس کے مختصر عرصے میں اتنی شاندار کامیابیاں حاصل کی ہوں۔

لیکن اسکا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ مملکت کو کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہے یہ بات ہمارے حق میں اور مفید ہوگی اگر ہمارے فکر و عمل کا انداز اور بہتر ہو جائے، معمر، کمزور اور بیمار اور مستحق لوگوں کے سلسلے میں ہمارا رویہ اور زیادہ ہمدردانہ ہو جائے۔ غرض کہ اگر ہم موجودہ سطح سے بلند ہو کر دوسروں کے لئے اور زیادہ سوچنے اور اقدامات کرنے کا عملی مظاہرہ کریں تو یہ بات ہمارے لئے یقیناً اور زیادہ بہتر ہوگی۔

مملکت کے قیام کی ۴۰ ویں سالگرہ کے موقع پر برلن کے نقطۂ نظر سے اہم پہلو یہ ہے کہ معاملہ خارجہ امور کا ہو یا داخلی پالیسی کا، وفاقی جمہوریہ جرمنی نے تمام معاملات میں اتفاق رائے کا مظاہرہ کیا ہے۔ مغربی ملکوں کے ساتھ وفاقی جمہوریہ جرمنی کی یکجہتی پر کسی کو بھی کوئی بنیادی اختلاف نہیں ہے اور نہ ہی اب کسی کو "مشرقی سیاست" کی نئی پالیسی پر کوئی شک و شبہ ہے جو ۱۹۷۰ء کے عشرے کے آغاز میں اختیار کی گئی تھی۔ برلن کی خصوصی صورتِ حال کے پیش نظر یہ دونوں باتیں، برلن کے لئے اہمیت کی حامل ہیں۔ گویا مغربی ملکوں کے دفاعی اتحاد میں وفاقی جمہوریہ جرمنی کی شمولیت اور ان کے ساتھ وفاقی جمہوریہ جرمنی کی یک جہتی، برلن کی سلامتی کے حق میں مفید ہے۔ ۱۹۴۸ - ۱۹۴۹ء میں جب سوویت یونین نے برلن کی ناکہ بندی کر کے اتحادیوں کو شہر سے نکالنے کی کوشش کی تو برلن کے لوگوں نے انتہائی عزم و استقامت کا مظاہرہ کیا۔ اور برلن مغربی اتحاد و یگانگت کی علامت بن کر اُبھرا اور برلن کے اس عزم و استقامت نے مغربی جمہوریتوں کے درمیان اخوت اور یک جہتی کے جذبے کو اور زیادہ مضبوط اور توانا کر دیا۔

۱۹۶۱ء میں جب سوویت حکمرانوں نے دیوارِ برلن کی تعمیر کی تو ایک بار پھر یہ برلن ہی تھا۔ جہاں وفاقی جمہوریہ جرمنی نے قوم کی تقسیم کی تکلیف دہ حقیقت کے پیش نظر "مشرقی سیاست" کی پالیسی پر عمل کیا۔ ۱۹۶۳ء میں اپنے دورے کے موقع پر صدر کینیڈی نے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ برلن کے بیچوں بیچ ایستادہ یہ دیوار اور خاردار تار دراصل دونوں بڑی طاقتوں کے درمیان حلقۂ اثر اور مفادات کے درمیان حدِ فاصل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اُس وقت جن لوگوں نے اس بات کو محسوس کیا تھا بعد ازاں وہی نئی "مشرقی سیاست" پالیسی کے معمار بنے۔

اپنی خصوصی صورتِ حال کی وجہ سے برلن ایک ہمہ پہلو شہر بن گیا ہے اور دنیا کے شاید ہی کسی اور شہر کو برلن جیسے مسائل اور صورتحال کا سامنا ہو۔ برلن، مشرق و مغرب تعلقات کی ایک منفرد صورت حال پیش کرتا ہے اس کے کئی رُخ اور پہلو ہیں۔ برلن کی اوّلین اور نمایاں خصوصیت تو یہ ہے کہ یہ دفاع اور آزادی کا شہر ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ شہر ہمارے مشرقی پڑوسیوں کے ساتھ توازن کا مرکز بھی ہے۔ اس کے علاوہ تیسری دنیا کے ملکوں اور اقوام کے ساتھ وفاقی جمہوریہ جرمنی کے تعاون اور اشتراک میں بھی برلن بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی میں تحقیق اور جستجو کے میدان میں بھی برلن کو وفاقی جمہوریہ جرمنی میں خصوصی مقام حاصل ہے۔ پورے وفاقی جمہوریہ جرمنی کے تقریباً گیارہ فیصد تحقیقی سائنسدان، برلن میں رہتے اور کام کرتے ہیں۔ برلن کی یونیورسٹیوں اور کالجوں میں ایک لاکھ سے زیادہ طلبہ تحصیلِ علم میں مصروف رہتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ برلن کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ پیرس اور ماسکو کے درمیان سب سے بڑا صنعتی مرکز ہے۔

دوسری طرف یہ شہر عظیم روایات کا خزانہ ہونے کے ساتھ ساتھ، بڑا اقتصادی مرکز بھی ہے۔ ان سب پہلوؤں کے علاوہ برلن کی ایک اور نمایاں خوبی یہ ہے کہ یہ شہر ثقافتی ورثے سے بھی مالا مال ہے اور اسی خوبی کی وجہ سے ۱۹۸۸ء میں مغربی یورپ کے امورِ ثقافت کے وزراء نے برلن کو "یورپ کا ثقافتی شہر" قرار دیا تھا۔ تقریباً ہر شعبے میں برلن کی اہمیت میں اس کے محل وقوع کا بہت دخل ہے۔ برلن کو معیشت سائنس اور فنون کے شعبوں میں جو خصوصی مقام حاصل ہے اس کی وجہ سے یہ شہر، مشرق اور مغرب کے درمیان بہتر خدمات انجام دے سکتا ہے۔ برلن مستقبل میں سائنس، ٹیکنالوجی اور انسانی زندگی سے تعلق رکھنے والے تمام شعبوں میں اور سرحد کے دونوں طرف اہم خدمات انجام دے سکتا ہے۔ نئی قائم شدہ برلن اکیڈمی آف سائنس نے صنعتی معاشرے کے مستقبل کا جائزہ لینے کے لئے کئی ورکنگ گروپ قائم کئے ہیں جو مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیں گے۔

زیرِ مطالعہ مسائل میں شمسی توانائی کا استعمال ماحولیاتی تحفظ کے سلسلے میں معیارات کا تعین سماجی حوالے سے معمر افراد کے مسائل اور دیگر متعلقہ امور شامل ہیں۔ جدید ٹیلی مواصلات کے شعبے میں وفاقی محکمہ ڈاک اور ریڈیو کے حکام، فائبر آپٹکس کی آزمائش کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں برلن میں جلد ہی ۲۲، ہزار کلومیٹر طویل نظام کو آزمایا جائے گا۔ مستقبل کی اس ٹیکنالوجی میں یورپی برادری کے منصوبوں میں بین الاقوامی معیارات اختیار کرنے کے معاملے پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ چونکہ برلن عرصہ دراز سے ایک بڑا شہر ہے اس لئے وہ شہری مسائل حل کرنے کی خصوصی صلاحیت سے بہرہ ور ہے اور مسئلہ خواہ توانائی کی فراہمی کا ہو یا فضلے اور گندے پانی کے نکاس کا گویا پانی کی فراہمی سے لے کر ماحول کے تحفظ تک کوئی بھی معاملہ ہو، ہر قسم کے شہری مسائل کے حل کے معاملے میں برلن کی مہارت کو دنیا بھر میں تسلیم کیا جاتا ہے۔

"برلن ہر قسم کے شہری مسائل حل کر سکتا ہے" یہ اس شہر کا نعرہ اور "دوسرے شہروں کی مدد اور خدمت" اس شہر کی روایت اور نصب العین ہے۔ اپنے اس پس منظر کی وجہ سے برلن، بین الاقوامی تعاون، اجلاسوں اور مذاکرات کے لئے پسندیدہ مقام بن گیا ہے۔ جاپان نے یورپ اور جاپان کے ممتاز سائنسدانوں صنعتکاروں ماہرین اور سیاستدانوں کی ملاقات کی غرض سے برلن میں ایک مرکز بنایا ہے۔ جاپان کی طرح سپین بھی برلن میں ایسا ہی مرکز قائم کرے گا۔ برلن غالباً دنیا میں اپنی نوعیت کا واحد شہر ہے، جہاں مشرق اور مغرب ایک دوسرے کے اتنے قریب بھی ہیں اور دور بھی اور یہی وہ شہر ہے جس کے دو حصوں میں دو مختلف سماجی نظام قائم ہیں اور برلن ہی وہ جگہ ہے جہاں مشرق اور مغرب کے درمیان اتنا کم فاصلہ ہے۔

وفاقی جمہوریہ جرمنی کے قیام کے بعد کے ۴۰ برسوں میں برلن کو بھی ایک ایسا جدید شہر بننے کا موقعہ ملا ہے جس کے لئے مستقبل کے دروازے کھلے ہیں۔

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

مارشل لاء کی کیفیت

اگرچہ سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کی سربمہر فائلوں کے معائنے کی اجازت اخبارات میں شائع ہونے کے بعد اعلان کیا جا چکا ہے کہ یہ خبر غلط تھی۔ لیکن اس اعلان سے پہلے جنگ نے جو اداریہ لکھا۔ اس کی بعض باتیں قابل غور ہیں۔ اداریئے کا عنوان تھا" سربمہر فائلوں کے معائنے کی اجازت "۔ اداریئے کا متن یہ تھا۔

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس عبدالشکور سلام نے بیرسٹر محمد جاوید سالار پوری کی درخواست پر فیصلہ دیتے ہوئے سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے مقدمے سے متعلق سربمہر فائلوں کے معائنے کی اجازت دے دی ہے اور حکم دیا ہے کہ یہ معائنہ مسٹر جسٹس فضل کریم کی موجودگی اور نگرانی میں جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ بھٹو مرحوم کے خلاف مقدمہ اگرچہ بوجوہ سول عدالت میں چلایا گیا۔ لیکن اس دور میں مارشل لاء کی قوت قاہرہ اپنے پورے عروج پر تھی۔ اس لئے پی۔پی۔پی نے ہمیشہ اس فیصلے کو سیاسی مضمرات کا حامل سمجھا۔ اور غیر ملکی قانونی ماہرین کی ایک معقول تعداد نے بھی اس فیصلے اور اس پر عمل درآمد کو قانون کی روح اور منشاء کے خلاف قرار دیا۔ اور اس فیصلے کے بارے میں خود معزز ججوں کے درمیان اختلاف رائے کو بھی اپنے حق میں ایک ٹھوس اور واضح دلیل کے طور پر استعمال کیا دنیا کے مختلف ممالک میں مقتدر اشخاص کو دی جانے والی سزاؤں کے مقدمات کو از سر نو چلانے یا سزاؤں کو کالعدم قرار دینے کی مثالیں تاریخ کا حصہ ہیں۔ دنیا کے بیشتر ممالک میں مارشل لاء کے دور کے بارے میں عوام و خواص میں کوئی حسن ظن نہیں پایا جاتا اور وطن عزیز میں تو بالخصوص اس عہد کے فیصلوں کو عمومی طور پر انصاف کے تقاضوں کے منافی ہی سمجھا گیا ہے۔

اب جبکہ مارشل لاء کا تاریک عہد ماضی کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اور ہماری عدلیہ نے اس دور میں کئے جانے والے متعدد فیصلوں کو آئینی اور قانونی اعتبار سے ناجائز اور غلط قرار دے کر انصاف کی سربلندی کا اہتمام کیا ہے۔ تو ان حالات میں اگر ملک کے بعض حلقے اس فیصلے کے متعلق فائلیں دیکھ کر عدلیہ سے استصواب چاہتے ہیں تو اس کی اجازت دینا قانون اور انصاف دونوں کا پرچم بلند کرنے کا ایک ذریعہ ہوگا۔

مارگریٹ تھیچر کا گراف

وزیراعظم مارگریٹ تھیچر نے تیسری دفعہ انتخاب جیتے تو انہوں نے اس ارادے کا اظہار کیا کہ وہ جیتتی ہی چلی جائیں گی یعنی یکے بعد دیگرے انتخاب لڑتی رہیں گی۔ لیکن اب انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ وہ اگلی دفعہ تو انتخاب ضرور لڑیں گی لیکن اس کے بعد وہ دست بردار ہو جائیں گی اور ان کی جگہ کوئی اور وزیراعظم بنے گا۔ گزشتہ چند ایام میں ان کے اور ان کی پارٹی کے حالات خاصی حد تک دگرگوں ہوئے ہیں۔ ان کے وزیر خزانہ نے جو سات سال سے اپنے مفوضہ فرائض ادا کر رہے تھے۔ استعفیٰ دے دیا ہے اور اس استعفے کو مسز تھیچر کے ایک اقتصادی مشیر کا باعث بتایا ہے انہوں نے مسز تھیچر سے کہا تھا کہ وہ اپنے اس مشیر کو اس کے عہدے سے الگ کر دیں اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو وہ استعفیٰ دے دیں گے۔ مسز تھیچر کے سامنے دو ہی باتیں تھیں۔ یا تو وہ اپنے وزیر خزانہ کی دھمکی سے مرعوب ہو جاتیں اور اپنے مشیر کو ہٹا دیں یا مشیر کو تو بدستور قائم رکھتیں اور وزیر خزانہ کی دھمکی کو درخور اعتناء نہ سمجھتیں چنانچہ ان دونوں راستوں میں سے انہوں نے یہ راستہ اختیار کیا کہ وزیر خزانہ بے شک استعفیٰ دے دیں وہ اپنے مشیر کو نہیں ہٹائیں گی۔ لیکن ہوا ایسا کہ ادھر وزیر خزانہ نے استعفیٰ دیا اور ادھر کچھ ہی دنوں بعد مشیر نے بھی استعفیٰ دے دیا۔ وزیر خزانہ کا نام نیجل لاسن ہے۔ اب یہ بات خاصی حد تک بحث کا موضوع بنی ہوئی ہے کہ وزیراعظم نے اپنے مشیر سر ایلن والٹرز کو کیوں ترجیح دی اور وزیر خزانہ کو جاتے دیا مسز تھیچر کہتی ہیں کہ جس شخص نے سات سال تک میرے ساتھ نہایت اچھی طرح کام کیا ہے اس کے استعفے کا باعث یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ایک مشیر کے مستعفی ہونے پر اصرار کرتے رہے اور جب میں نے اپنے مشیر کو نہ ہٹایا تو انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ اگر مسٹر ایلن کسی پالیسی پر اختلاف کرتے تو یہ بات مجھے سمجھ آ سکتی تھی لیکن اب جس بات پر انہوں نے استعفیٰ دیا ہے وہ بات میری سمجھ سے بالا ہے۔ بہر حال اب مسز تھیچر کے اس بیان سے کہ وہ چوتھے انتخاب کے بعد کوئی انتخاب نہیں لڑیں گی موضوع بحث یہ ہو گیا ہے کہ ان کے بعد وزیراعظم کون ہوں گے لوگ ان سے پوچھتے ہیں تو وہ جواب دیتی ہیں کہ کسی وزیراعظم کیلئے یہ بات مناسب نہیں کہ وہ آئندہ وزیراعظم کا انتخاب کرے۔ پارٹی کا یہ حق ہے کہ وہ جسے چاہے وزیراعظم بنائے اور میں پارٹی کے فیصلوں کا احترام کرتی ہوں۔

جو نام اس ضمن میں عام طور پر لئے جاتے ہیں۔ ان میں سے سب سے بالا سر جیفری ہاؤ کا نام ہے جو پہلے سیکرٹری امور خارجہ تھے اور جولائی میں انہیں نائب وزیراعظم بنایا گیا تھا ان کے علاوہ اور نام بھی ہیں لیکن چونکہ کسی ایک شخص کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ وزیراعظم کا انتخاب کرے اس لئے کچھ نہیں کہا سکتا کہ ان ناموں میں سے پارٹی کس کو منتخب کرے گی اور کیوں کرے گی وزیراعظم مسز مارگریٹ تھیچر یو این جنرل اسمبلی میں تقریر کر کے حال ہی میں واپس آئی ہیں۔

طبّ و صحت

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

پھٹے ہوئے ہونٹ

چند یوم ہوئے ایک دوست سے ملاقات ہوئی۔ حال دریافت کرنے پر انہوں نے کٹے پھٹے ہونٹوں کا بتایا کہ بہت تکلیف ہے خاکسار نے اپنے علم اور تجربہ کی بنا پر انکو معمولی علاج بتایا خدا کے فضل سے تین چار دن میں ان کی یہ تکلیف رفع ہو گئی خاکسار کو خیال آیا کہ افاضہ عام کیلئے اس بارہ میں مختصراً لکھ دیا جائے۔

موسم کی تبدیلی پر خشکی اور مٹی، ٹھنڈ اور ٹھنڈی ہواؤں سے بہت سے لوگوں کے ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں چپڑیاں اترتی رہتی ہیں ہونٹ پھٹ جاتے ہیں، دراڑیں پڑ کر خون بہنے لگتا ہے یا سوج جاتے ہیں اور ورم ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج سہل ہے اوّل ہونٹوں کی صفائی کا خیال رکھا جائے، صابن کا استعمال کم سے کم کیا جائے۔ نیز اچھی قسم کا صابن استعمال کیا جائے۔

دوم آرام کے وقت یا بند کمرے میں کام کے وقت یعنی جب گرد جمنے کا خدشہ نہ ہو۔ ہونٹوں پر عام ویزلین یا پٹرولیم جیلی یا گلیسرین یا مکھن، یا چیپ سٹک (CHAP STICK) لگائیں دو چار دن میں یہ تکلیف خدا کے فضل سے دور ہو جائے گی۔ بعض اوقات کسی چیز کی الرجی سے بھی یہ تکلیف ہو جاتی ہے اور انٹی ہسٹامین گولیوں مثلاً PIRITON کے استعمال سے آرام آ جاتا ہے۔ اگر ہونٹ سوج جائیں ورم ہو جائے یا تیز سرخی مائل ہو جائیں بالخصوص جہاں دونوں ہونٹ آپس میں ملتے ہیں یا منہ کے کونوں میں ہونٹ کٹ جائیں اور تکلیف دہ صورت ہو تو اسکو (CHE-ILOSIS) کہتے ہیں۔ اس کا سبب عموماً وٹامن "بی" کی کمی سے ہوتا ہے یا خوراک کی بے اعتدالی۔ اس کا علاج بھی بہت ہی سہل ہے دن میں تین مرتبہ کھانے کے ساتھ ایک گولی FOLIC ACID کی کھاتے رہنے سے تین چار روز میں یہ تکلیف عموماً بالکل رفع ہو جاتی ہے گرم اور تیز مصالحہ دار غذاؤں سے بھی ان دنوں پرہیز ضروری ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ تکلیف دور نہ ہو یا بار بار عود کر آئے اور تکلیف میں اضافہ ہو جائے یا کوئی زخم ہو جائے یا کسی قسم کا دانہ نکل آئے تو ڈاکٹر سے مشورہ ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر امۃ الرقیب ایم بی بی ایس

بچوں کی پرورش

قسط آخر

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ :۔

"عبادت کیا ہے۔ جب انتہا درجہ کی محبت کرے۔ جب انتہا درجے کی امید ہو۔ انتہا درجہ کا خوف ہو یہ سب عبادت میں داخل ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۵۱)

آپ نے اپنی آئندہ نسل کو بہادر اور امام بنانا ہے۔ حق کے لئے لڑنے والے باطل کو ختم کرنے والے۔ راہبر، راہنما، متقیوں کے امام، خدا سے اور اپنے اسلاف سے محبت کرنے والے۔

آنحضرت ؐ کی قوتِ ایمانی کا یہ عالم تھا کہ آپ غزوۂ حنین میں چار ہزار دشمن تیر اندازوں کے اندر صرف سولہ آدمیوں سمیت رہ گئے تو آپ نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔ اور آپ کے صحابی حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے کوڑے کھاتے ہوئے بھی اَحد اَحد کا ورد جاری رکھا تھا اور پھر اخوندزادہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف جنہوں نے اپنے خدا اور رسول کے عشق میں سب کچھ داؤ پر لگا دیا جنہوں نے اس شان سے اپنی جان کی قربانی دی کہ اس کی مثال رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں

کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ والدین اپنے چھوٹے منے ننھے بچوں کو شام کو فراغت سے بیٹھ کر انبیاء اور بزرگوں کے واقعات سنایا کریں۔ مجھے یقین ہے کہ بچوں کے ذہن پر وہ واقعات نقش ہو جائیں گے اور بہت اچھا اثر چھوڑیں گے۔

ایک بار بچپن میں عید قربان سے پہلے ہماری امی ہم سب بہن بھائیوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قربانی کا واقعہ سنا رہی تھیں اور ہم سب سن رہے تھے مجھ سے چھوٹی بہن جو پانچ برس کی تھی قریب ہی سر جھکائے اپنے کھلونوں سے کھیل رہی تھی اور واقعہ بھی سن رہی تھی۔ امی ابھی یہاں تک پہنچی تھیں کہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس آئیں جہاں آپ ایڑیاں رگڑ کر رو رہے تھے کبھی دوسرے پہاڑ پر بھاگی جاتیں۔ کہ گھر میں کسی مہمان کے آنے کی وجہ سے امی اٹھ کر چلی گئیں۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس آئیں تو میری چھوٹی بہن اپنے گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی۔ اس نے تھوڑا سا سر اٹھا کر بھرائی ہوئی آواز میں کہا" امی پھر کیا ہوا ان کے بیٹے کو پانی مل گیا تھا" ... تو ہم نے دیکھا کہ اس کا گول مٹول چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور آنسو اس کی دونوں آنکھوں سے رواں تھے۔ امی نے اسے چپ کرایا اور یہ بتا کر تسلی دی کہ پھر حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خدا تعالیٰ کے فضل سے پانی مل گیا تھا پھر باقی واقعہ بھی سنایا۔

ہم نے اگر اپنی آئندہ نسل کو قربانیاں دینے کے قابل بنانا ہے تو انہیں پیغمبروں کی قربانیوں کے بارے میں بتانا بہت ضروری ہے۔

بچوں کی بے شمار نفسیاتی اور ذہنی بیماریاں اور مسائل ہوتے ہیں۔ بہت سے بچے ایسے ہوتے ہیں کہ والدین کے لئے اور خود اپنے لئے مسئلہ بن جاتے ہیں۔ لیکن میں یہاں ایک مسئلہ بیان کر سکتی ہوں اور وہ ہے۔

بچوں میں منشیات کا استعمال اور اس کا عادی ہونا۔

اس بارے میں ڈاکٹر الیس صدیق اپنی میڈیکل کی کتاب میں لکھتے ہیں :۔

"بعض اوقات بچے بھی منشیات کے عادی پائے جاتے ہیں۔"

میرا خیال ہے کہ اس دنیا کے سب سے بڑے دو تین جرائم میں سے ایک جرم یہ ہے کہ کسی بچے کو منشیات کا عادی بنا دیا جائے کیونکہ یہ ایک پوری نسل کی تباہی اور بربادی ہے کیونکہ جس نسل کو ہم منشیات کا عادی بنا دیں گے وہ کبھی بھی پروان نہیں چڑھ سکے گی۔ کسی قوم کو تباہ کرنا ہو تو اس کی نئی نسل کو منشیات کا عادی بنا دیں۔

۱۔ ان گھرانوں کے بچے منشیات کا استعمال زیادہ کرتے ہیں جن گھروں میں محبت اور تحفظ کی فضا نہیں ہوتی اور نیکی کا ماحول نہیں ہوتا اور ان کے گھر کے باقی لوگوں میں ذہنی ہم آہنگی نہیں ہوتی۔

۲۔ یا جن گھرانوں میں اس بات کا خیال نہیں رکھا جاتا کہ ان کا بچہ گھر سے باہر کیسے لوگوں سے ملتا ہے۔ ایسے شقی القلب لوگ اس دنیا میں پائے جاتے ہیں جو اپنے مفاد کی خاطر گھروں سے باہر کھیلتے ہوئے چھ سات سال کے بچے کو مختلف چیزوں کا لالچ دے کر ان میں منشیات ملا کر بچوں کو اس کم سنی کی عمر میں منشیات کا عادی بنا دیتے ہیں۔

۳۔ خاص طور پر وہ بچے جو بے حد کم عمری میں کام کرنے لگ جاتے ہیں مثلاً چھ سات سالہ بچے جو کاریں صاف کرتے ہیں یا جوتے پالش کرتے ہیں یا ہوٹلوں میں برتن دھوتے ہیں انہیں منشیات کا عادی بنا دیا جاتا ہے۔

۴۔ یا ایسے نرسری کے بچے جن کے والدین ان کو بہت زیادہ مقدار میں جیب خرچ دیتے ہیں۔

۵۔ یا ان عورتوں کے بچے پیدائش سے قبل ہی منشیات کے عادی ہو جاتے ہیں جو ایام حمل میں منشیات کا استعمال کرتی ہیں۔

لاہور میں ہمارے وارڈ میں ایک بچہ لایا گیا جو صرف ڈیڑھ ہفتے کا تھا۔ اس کا مسئلہ یہ تھا کہ وہ ڈیڑھ ہفتہ سے مسلسل بے تحاشا رو رہا تھا اسے کسی پل چین نہیں تھا۔ وہ کسی دوائی سے چپ نہیں کرتا تھا اور بہت کم سوتا تھا اور بہت کم غذا لیتا۔ اس کے چہرے کا رنگ اس عمر کے عام بچوں کے رنگ کی طرح خوبصورت گلابی نہیں تھا بلکہ مٹیالہ سا تھا۔ اور دوسرے بچوں کی طرح وہ دنیا کو اپنی جھکتی ہوئی آنکھوں سے دلچسپی سے نہیں دیکھتا تھا بلکہ ساری دنیا سے ناراض اور بے زار تھا۔ جیسے کسی نے اس پر بہت زیادہ ظلم ڈھایا ہو۔ بہت مشکل سے تحقیقات کرنے پر پتہ چلا کہ اس کے ماں اور باپ دونوں ہی منشیات کے عادی ہیں اس وجہ پیدائش سے قبل ہی وہ بچہ منشیات کا عادی ہو چکا تھا اور پیدائش کے بعد وہ منشیات کی طلب سے روتا تھا۔ اور وہ اس بری طرح روتا تھا کہ وہاں پر موجود سب لوگوں کی آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے کیونکہ وہ اپنا سر کھینچتا تھا۔ اور اپنے ننھے منے ہاتھوں سے سر کے بال نوچنے کی کوشش کرتا تھا جس میں وہ ناکام رہتا۔

پس والدین اگر چاہیں تو بچے کے لئے اس دنیا کو خدا کے فضل سے جنت بنا دیں اور والدین اگر چاہیں تو بچے کو زندگی سے بیزار کر دیں اور اسے جہنم میں ڈال دیں۔ پس بہت محنت سے اور مشکل سے وہاں کے سب ڈاکٹروں نے مل کر اس کا علاج کیا اور وہ تندرست ہو گیا۔ لیکن ہمارے پروفیسر کا خیال تھا کہ اس بچے کے دماغ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ گیا ہے۔ کیونکہ اس کی پیدائش سے قبل ہی اس کے جسم کو منشیات ملتی رہی ہیں اس لئے وہ بچہ ذہنی اور جسمانی طور پر پسماندہ ہو گا۔ اس کے والدین کو ہم نے منشیات کے علاج کے لئے قائم کردہ ہسپتال بھیجا تا کہ آئندہ ان کے بچے صحت مند ہوں۔

سو اپنے بچوں کو اور اپنے آپ کو اس زہر اور لعنت سے بچائیے۔ یہ بہت بڑی لعنت ہے۔

اس کے علاوہ میں جہاں اپنی ملازمت کے سلسلہ میں دیہات میں تعینات ہوں وہاں میرے پاس ایک سات سالہ بچے کے رشتہ دار آئے کہ ان کا بچہ منشیات کا عادی ہو گیا تھا اور منشیات خریدنے کے لئے گھر سے چیزیں چوری کر کے بیچ دیتا تھا۔ جب میں نے اس بچے کی ساری کیفیت سنی کہ اگر اسے گھر میں بند کر دیا جائے تو وہ ہیروئن کی طلب کے لئے دیواروں سے سر مار مار کر زخمی کر لیتا ہے تو میں نے انہیں ہسپتال میں علاج کے لئے لاہور بھجوا دیا۔ اب وہ بچہ منشیات تو استعمال نہیں کرتا لیکن ذہنی اور جسمانی طور پر کمزور ہو گیا ہے اور ابھی تک اس کا علاج جاری ہے۔

اس کے علاوہ جب میں لاہور میں رجسٹرار تھی تو ہمارے وارڈ میں بہت سے ایسے بچے، جو بمشکل ایک ماہ سے آٹھ ماہ کی عمر کے ہوتے تھے لائے جاتے تھے۔ اس شکایت کے ساتھ کہ وہ روتے بہت ہیں۔ بہت محنت سے ہسٹری لینے سے یہ پتہ چلتا تھا کہ والدین نے کچھ عرصہ بچے کو چپ کرانے کے لئے ایک چاول کے دانے کے برابر منشیات میں سے ایک دوائی دی اور اس کی اصلی حالت میں کبھی نہ کبھی اسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھلائی ہوتی تھی اور پھر یوں ہوتا تھا کہ وہ بچہ اس کا عادی ہو جاتا تھا۔ جب والدین کو اس بات کا احساس ہوتا تھا تو وہ فوراً اس دوائی کو بند کر دیتے تھے اور ہسپتال لے کر آجاتے تھے اور پھر ایسے بچوں کو ہسپتال میں کسی بھی سکون آور دوا کا اثر نہیں ہوتا۔ اور بہت محنت سے ان کا علاج کرنا پڑتا تھا۔ پھر ان میں سے کچھ بچے مکمل طور پر تندرست ہو جاتے تھے اور کچھ بچے ذہنی اور جسمانی طور پر معذور ہو جاتے تھے جن کو زیادہ مقدار میں دوا ملی ہوتی تھی۔ پس کسی بھی قوم کو اگر تباہ و برباد کرنا ہو تو اس کا سب سے مؤثر اور آسان طریقہ منشیات کا استعمال ہوتا ہے اور اس صورت میں تو بے حد آسانی اور بہت بڑی تباہی یہ ہوتی ہے کہ اس قوم کی خواتین اور بچے اس لعنت میں ملوث ہو جائیں۔

پس بچوں کو اس لعنت سے بچانے کے لئے سعی کریں۔ دعا کریں اور والدین کو چاہیئے کہ خود اس بلا سے محفوظ رہیں کیونکہ ایک تو جب کوئی بچہ یا کوئی بڑا اس کا عادی بن جاتا ہے تو اس کا علاج بہت مشکل ہوتا ہے پھر ایسے مریض اس وقت ہسپتالوں میں آتے ہیں جب عموماً پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے اور بعض لوگ اپنی عزت کی خاطر اس بات کو چھپائے رکھتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات سنگین نتائج سامنے آتے ہیں حالانکہ اگر کسی کا بچہ اس مشکل میں پڑ گیا ہے تو اس پر رحم کریں اور اسے فوراً معالج کے پاس لے جائیں۔ یہ نہ ہو بقول کسی شاعر کہ ع

جب آنکھ کھل گئی تو زیاں تھا نہ سود تھا۔

اور اگر ایک بار بچہ اس کا عادی ہو جائے تو اسے گھر میں بند رکھنے یا چھپانے سے بہتر ہے کہ مناسب ہسپتال سے اس کا علاج کرایا جائے اور آئندہ احتیاط برتی جائے

بچوں کے مسائل

بچوں کے بے شمار مسائل ہوتے ہیں لیکن ان کا ایک بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ والدین ان کی چھوٹی چھوٹی معصوم حرکتوں کو سمجھ نہیں سکتے۔ مثلاً اگر آپ کا بچہ میز کا کپڑا کھینچ کر سب چیزیں گرا دیتا ہے تو ضروری نہیں کہ اس کا مطلب آپ کو تنگ کرنا ہو ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کی توجہ چاہتا ہو۔

مجھے یاد ہے کہ بچپن میں میں اپنے بڑے بھائی کے ساتھ ربوہ کی پہاڑیوں پر چڑھا کرتی تھی تو پہاڑ پر چڑھتے چڑھتے آدھے راستہ میں بیٹھ جاتی تھی جس کا یہ مطلب نہیں ہوتا تھا کہ میں تھک گئی ہوں بلکہ اس کا یہ مطلب ہوتا تھا کہ مجھے نشیب کی طرف دیکھتے ہوئے ڈر لگ رہا ہے۔ لیکن میں شرمندگی کی وجہ سے بھائی کو بتا نہیں سکتی تھی۔ لیکن بھائی کو یہ بات سمجھ آجاتی تھی۔ وہ مجھے تسلی دیتے تھے تو پھر میں مزید اوپر چڑھ جاتی۔

اس لئے میں صرف بھائی کے ساتھ پہاڑ پر چڑھتی تھی کیونکہ بھائی کو میری ساری حرکتوں کی سمجھ آجاتی تھی۔ تو آپ بھی اپنے بچوں کو سمجھنے کی کوشش کیجیئے۔

حرفِ آخر

میں نے اپنی اس مختصر سی کاوش سے احمدی والدین کی تھوڑی سی خدمت کرنے کی کوشش کی ہے ورنہ مجھے معلوم ہے کہ احمدی والدین دنیا کے بہترین والدین میں سے ہیں کیونکہ یہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے جانشینوں کی بہترین تربیت کا ثمرہ ہے۔ اور احمدی والدین ساری زندگی اولاد کے لئے قربانیاں دیتے ہیں۔ پھر ایک جری نسل تیار ہوتی ہے جو کردار کے غازی ہوتے ہیں۔ ستاروں پہ کمند ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ میں اپنے مضمون کو ختم بھی اس دعا پہ کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ میری اس حقیر سی کاوش کو قبول فرمائے۔ اور اسے نافع الناس بنائے اور جن اعلیٰ مقاصد کے حصول کی خاطر اور جس خواہش کے تحت حضرت امام جماعت احمدیہ نے مضامین کا یہ سلسلہ شروع فرمایا ہے۔ وہ خواہش اور وہ مقصد پورا ہو جائے۔

میں محترم جناب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے یہ مضمون لکھنے کا موقع فراہم کیا۔

مجھے جب یہ مضمون لکھنے کا حکم ملا تھا تو میں نے سوچا تھا کہ چونکہ میں کوئی کہنہ مشق لکھنے والی بالکل نہیں ہوں اس لئے بہت محتاط ہو کر لکھوں گی کہ سب کو فائدہ پہنچے اور مجھے کوئی نقصان نہ ہو۔ لیکن جب میں لکھنے لگی تو میرے قلم نے اور میرے دماغ نے بغاوت کر دی اور میرے ضمیر نے مجھے کہا کہ تم وہ لکھو جس سے عوام الناس کو فائدہ پہنچے اور اپنے سود و زیاں کو بھول جاؤ پس اگر کسی کو فائدہ پہنچیگا تو مجھے خوشی ہو گی۔

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اولاد کے حق میں دعائیہ اشعار پہ اس مضمون کو ختم کرتی ہوں۔ یہ اشعار جماعت کے لئے بھی باعث برکت اور دعا ہیں۔ ؎

بچانا ان کو ہر غم سے بہر حال
نہ ہوں وہ دکھ میں اور رنجوں میں پامال
دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ
نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ
نہ چھوڑیں وہ تیرا یہ آستانہ
میرے مولیٰ! انہیں ہر دم بچانا

بقیہ: برلن کی دیوار

جرمنوں نے ایک منقسم شہر میں رہنا تو پسند کر لیا ہے مگر انہوں نے اس صورت حال کو تسلیم نہیں کیا ہے اور وہ تقسیم پر راضی بہ رضا نہیں ہیں۔ جرمنی کے دوسرے حصے کے لوگوں کے لئے برلن آزادی کی علامت ہے۔ جرمن خواہ مشرقی حصے کے ہوں یا مغربی حصے کے، ملک کی تقسیم سے قطع نظر وہ سب تہہ دل سے برلن کو جرمنی کا قومی دارالحکومت سمجھتے ہیں اور آج برلن کا آزاد حصہ جو مغرب سے وابستہ اور پیوستہ ہے، شہر اور ملک کی تقسیم کے پیش نظر اس بات کو اپنا فریضہ جانتا ہے کہ وہ مشرق سے ملاپ کے لئے راہیں تعمیر کرے۔ اور برلن کے باشندوں کو یقین ہے کہ برلن کی دیوار ہمیشہ قائم نہیں رہے گی اور وہ دن ضرور آئے گا جب جرمنوں کے درمیان حائل یہ تمام پابندیاں اور رکاوٹیں ختم ہو جائیں گی۔ اور جرمن قوم پھر سے متحد اور یکجا ہو کر پورے یورپ میں امن و سکون کے فروغ کے لئے اپنی ذمہ داری پوری کرے گی۔

اعلان گمشدگی

ایک عدد پرس زنانہ سیاہ رنگ ۱۳؍ نومبر صبح کے وقت گول بازار سے آتے ہوئے گر گیا ہے۔ پرس میں درج ذیل اشیاء ہیں۔ سادہ لفافے۔ ڈاک کے لفافے۔ ایک خط۔ چھوٹا پرس جس میں کچھ نقدی ہے

جن صاحب کو ملے دفتر الفضل میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

اخبار احمدیہ

مکرم حنیف الرحمن صاحب سنوری کا لندن میں گردہ تبدیل کیا گیا ہے۔ یہ گردہ انہیں ان کے بھائی مکرم صفی الرحمن صاحب خورشید مربی سلسلہ نے دیا ہے۔ دونوں خدا تعالیٰ کے فضل سے روبصحت ہیں۔

● محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صفدر جنگ ہمایوں کافی عرصہ سے کمر درد اور خون میں انفیکشن کے باعث بیمار ہیں لاہور میں ڈاکٹروں کے زیر علاج ہیں۔

● محترمہ والدہ صاحبہ شمسہ مشتاق صاحبہ دارالنور غربی نمبر ۲ کا لاہور میں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے

اعلان نکاح

● محترم کیپٹن سجاد احمد صاحب ملک ابن مکرم ریٹائرڈ صوبیدار میجر ملک فخر اقبال شبلی راولپنڈی کا نکاح محترمہ سعدیہ الفتہ الباسط صاحبہ بنت کرنل (ریٹائرڈ) دلدار احمد صاحب سے ۳، نومبر ۱۹۸۹ء کو دارالذکر لاہور میں خطبہ جمعۃ المبارک سے قبل مبلغ ۳۰ ہزار روپے حق مہر پر مربی سلسلہ مکرم مقصود احمد صاحب باجوہ نے پڑھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

مکرم سرفراز احمد سیٹھی صاحب ابن مکرم لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد سیٹھی صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصرت ایاز صاحبہ بنت مکرم عادل ایاز صاحب ۱۱؍ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپے ہوٹل "ہالیڈے ان" اسلام آباد میں ضیاء الحق صاحب سیٹھی امیر جماعت احمدیہ جہلم شہر نے پڑھا اگلے دن دعوت ولیمہ ۱۲؍ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ہوٹل "پرل کانٹی نینٹل" راولپنڈی میں ہوئی ہر دو موقع پر احباب جماعت کے علاوہ اعلیٰ سول اور فوجی افسران نے شرکت کی۔ عزیز سرفراز احمد سیٹھی صاحب مکرم محمد اسحٰق سیٹھی صاحب کا پوتا اور عزیزہ نصرت ایاز صاحبہ مکرم کیپٹن حاجی احمد ایاز خان صاحب ایڈووکیٹ آف کھاریاں سابق مبلغ ہنگری کی پوتی ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

غیر ملکی خبریں

● لبنان کے سابق صدر رینی معاود کی ہلاکت کے بعد پارلیمنٹ نے مسٹر الیاس ہراری کو نیا صدر منتخب کر لیا ہے انتخاب سخت حفاظتی انتظام میں کیا گیا۔ الیاس ہراری ایک ۶۰ سالہ میرونائٹ عیسائی ہیں اور ۱۹۷۲ء سے پارلیمنٹ کے رکن ہیں۔ مقتول صدر کی میت کو ہفتہ کے روز سپرد خاک کیا جا رہا ہے جنرل عون نے اس واقعے کے بعد پہلی دفعہ ردِ عمل کا اظہار کیا ہے اور تعزیتی پیغام بھجوایا ہے جس میں رینی معاود کو عظیم شہید کا خطاب دیا ہے۔

● چیکوسلواکیہ میں عوام کے زبردست احتجاجی مظاہروں کے نتیجے میں کمیونسٹ حکومت کے تمام سرکردہ راہنماؤں نے اپنے استعفے پیش کر دیئے ہیں تاکہ حکومت کا انتظام بہتر طریق پر چلایا جا سکے

● رومانیہ کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری جنرل کو چھٹی بار منتخب کر لیا گیا ہے وہ ۱۹۶۵ء سے پارٹی کے سربراہ چلے آرہے ہیں۔

● ماسکو میں پولینڈ کے نومنتخب وزیر اعظم میزوویسکی نے صدر گورباچوف سے ملاقات کی۔ پولینڈ کو ڈیڑھ ارب ڈالر کا قرضہ دینے کا اعلان کیا گیا۔ نیز ماحول کے بارے میں مختلف سمجھوتوں پر دستخط ہوئے۔

● مارگریٹ تھیچر اور جارج بش نے حال ہی میں دو گھنٹے طویل ملاقات کی جس میں دیگر امور کے علاوہ مشرقی یورپ میں تبدیلیوں پر گفتگو کی گئی۔

● جارج بش اور فرانس کے صدر متراں ۱۶ دسمبر کو ایک ملاقات میں عالمی مسائل پر گفت و شنید کریں گے

ملکی خبریں

● سعودی عرب کا ایک بوئنگ طیارہ جس پر عملہ سمیت ۲۴۳ مسافر سوار تھے تخریب کاری کا نشانہ بننے سے بال بال بچ گیا۔ یہ طیارہ اسلام آباد سے ریاض کی پرواز پر تھا کہ نامعلوم ذریعے سے بم کی اطلاع ملی۔ طیارہ کو بحیرۂ عرب پر سے پرواز کرتے ہوئے فوراً واپس موڑ کر کراچی اتار لیا گیا۔ جہاں طیارے کی تلاشی لینے پر ایک طاقتور بم برآمد ہوا جو کسی وجہ سے پھٹ نہ سکا تھا۔ خیال ہے کہ سامان لاپرواہی سے پھینکے جانے کی وجہ سے بم کے ساتھ منسلک گھڑی کا سیل الگ ہو گیا۔ تین مشتبہ مسافروں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

● پشاور میں بم کے ایک خوفناک دھماکے سے عرب سکالر اور ان کے دو بیٹے جاں بحق ہو گئے۔ فلسطینی عرب نژاد شیخ عبداللہ افغان جہاد کے حامی عرب رضاکاروں کے قائد تھے۔

● سترہ گھنٹے کی مسلسل فائرنگ کے بعد فیصل آباد کی زرعی یونیورسٹی غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دی گئی۔ اسلامی جمعیت طلبہ کی طرف سے سٹوڈنٹس یونین کی شام غزل کی مخالفت پر دونوں تنظیموں کے درمیان مسلح تصادم ہو گیا۔

● قومی اسمبلی کے سپیکر ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ سیاسی قوتوں کی محاذ آرائی ملک کو فسطائیت کی طرف لے جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کر رہ گئے ہیں۔

● ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ میں نے نائب وزیر اعظم کے عہدے کے لئے اسلامی جمہوری اتحاد کی پیشکش حقارت سے مسترد کر دی تھی۔

● پاکستان نے ٹریکٹروں کی برآمد شروع کر دی ہے۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کی ایک تازہ بیت الذکر۔ اس قلعہ نما بیت الذکر کا نام "بیت الاحد" ہے اور یہ ایسٹ لندن میں واقع ہے۔

روزنامہ الفضل کا جلسہ سالانہ نمبر

روزنامہ الفضل ربوہ دسمبر ۱۹۸۹ء کے آخری ہفتے میں ضخیم اور مصوّر جلسہ سالانہ نمبر شائع کر رہا ہے۔ یہ نمبر ایک یادگار ہو گا اور خصوصی مضامین و منظومات کے علاوہ قابل دید تصاویر سے مرصّع ہو گا۔
مضمون نگار اور شاعر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تخلیقات جلد ارسال کریں۔ نیز مشتہرین حضرات جلد تر اپنے اشتہارات کی جگہ محفوظ کروالیں لاہور میں ہمارے نمائندہ مکرم عبدالمالک صاحب اور کراچی میں مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب سے رابطہ قائم فرمائیں۔ (مینیجر)

ضرورت سیلز سٹاف

کم از کم میٹرک پاس ایسے محنتی افراد جو پورے پاکستان میں کسی بھی جگہ یا علاقہ میں ادویات کی سیل اور بکنگ کے کام کو بطور پیشہ اپنانا چاہتے ہوں (معقول معاوضہ) اپنے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق اور مکمل کوائف کے ساتھ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجیں۔

سیلز مینیجر کیور ٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۱۰۸، ۵۱۱